مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنن نسائی شریف مترجم

جلد اوّل

تالیف: امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خانؒ
مولانا حکیم محمد عبد الرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب:۔۔۔۔۔ سُنن نسائی شریف مترجم

تالیف:۔۔۔۔۔ امام ابُوعبدُالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم:۔۔۔۔۔ مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی:۔۔۔۔۔ [حافظ محبوب احمد خان
[مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

طابع:۔۔۔۔۔ خالد مقبول

مطبع:۔۔۔۔۔ لعل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ✆ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ✆ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ✆ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنِ ابْنِ الدَّیْلَمِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُلَیْمَانَ ابْنَ دَاوٗدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنٰی بَیْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خِلَالًا ثَلٰثَةً سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَهٗ فَاُوْتِیَهٗ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَاُوْتِیَهٗ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا یَاْتِیَهٗ اَحَدٌ لَّا یَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِیْهِ اَنْ یُّخْرِجَهٗ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

المقدس کو جس وقت تعمیر فرمایا (اس لئے کہ بیت المقدس کی تعمیر اور بیت اللہ شریف کی تعمیر کی حضرت آدم علیہ السلام بنیاد ڈال چکے تھے) تو اللہ عزوجل سے تین باتوں کے واسطے دعا مانگی۔ ایک تو یہ کہ اللہ عزوجل ان کو اپنی جیسی حکومت عطا فرما دے کہ ہوا اور پانی اور جانوران کے ماتحت ہوں اللہ نے ایسی ہی حکومت عطا فرمائی تیسری یہ کہ جس وقت مسجد تعمیر کرنے سے فراغت حاصل ہوگئی تو اللہ عزوجل سے دعا مانگی اے خدا! جو شخص اس مسجد میں نماز ہی کے واسطے آئے تو اس کو گناہوں سے اس طرح سے پاک فرما دے جیسا کہ وہ اپنی ولادت کے وقت پاک صاف تھا۔

بَابُ ۴۰۳ فَضْلِ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوةُ فِیْهِ

باب: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

۶۹۷: اَخْبَرَنَا کَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ مَوْلَی الْجُهَنِیِّیْنَ وَ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَمَسْجِدُهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ لَمْ نَشُکَّ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یَقُوْلُ عَنْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمُنِعْنَا اَنْ نَّسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ حَتّٰی اِذَا تُوُفِّیَ اَبُوْهُرَیْرَةَ ذَکَرْنَا ذٰلِکَ وَ تَلَاوَمْنَا اَنْ لَّا نَکُوْنَ کَلَّمْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی یُسْنِدَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ سَمِعَهٗ

۶۹۷: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت عبداللہ بن اغر سے روایت ہے اور وہ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے ان دونوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے لیکن مسجد حرام سے اس لئے کہ رسول کریمؐ تمام پیغمبروںؑ کے بعد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تمام مسجدوں کے بعد ہے (پس جس طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بھی اگلے اگلے تمام پیغمبروں کی مساجد سے افضل ہے)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوعبداللہ اغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور یہ دونوں حضرات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احباب میں سے تھے ان دونوں حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد حرام سے ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں علیہم السلام

مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَّصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

کے بعد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تمام مساجد کے بعد ہے۔

سب سے افضل نبی صلی اللہ علیہ وسلم:

واضح رہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بھی تمام پیغمبروں کی مسجد سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت ابوعبداللہؓ نے فرمایا کہ ہمیں اس بات میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں تھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمایا کرتے تھے اسی وجہ سے ہم لوگوں نے ان سے اس حدیث کو دریافت نہیں کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا تم لوگوں کا قول ہے جس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ہم نے اس کا تذکرہ کیا اور ایک دوسرے کو ملامت اس بات پر کی' تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کس وجہ سے دریافت نہیں کیا تا کہ وہ اس حدیث کی نسبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرما دیتے' اگر انہوں نے آپؐ سے اس حدیث شریف کو سن لیا ہوتا تو ہم اس شک میں رہتے۔ عبداللہ بن ابراہیم قارظہ کے پاس بیٹھ گئے اور ان سے اس حدیث کو بیان فرمایا اور اپنے قصور کا تذکرہ کیا جو کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نہ دریافت کرنے پر ہوا۔ حضرت عبداللہ بن ابراہیم نے فرمایا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اسی مذکورہ بالا حدیث شریف کو) کیونکہ میں تمام پیغمبر کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بھی تمام مساجد کے آخر میں ہے۔

۶۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔

۶۹۸: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے مکان اور میرے منبر کے درمیان جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

۶۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ قَوَآئِمَ مِنْبَرِيْ هٰذَا رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ

۶۹۹: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے منبر کے پاؤں بہشت میں گڑے ہوئے ہیں۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث ۶۹۸ میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ''میرے مکان'' کے الفاظ منقول ہیں اور بعض روایات میں ''حجرہ'' اور بعض میں ''مابین قبری'' یعنی ''میری قبر کے درمیان'' کے الفاظ ہیں۔ تمام احادیث کا ایک ہی مفہوم ہے کیونکہ آپؐ کا مکان حضرت عائشہؓ کا حجرہ تھا۔ آپؐ زیادہ تر اسی جگہ قیام فرماتے اور آپؐ وہیں پر مدفون رہے اور حضرت رسول

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ. [٣ / آل عمران / الآية ١٦٤]

صَحِيحُ مُسْلِم

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري

٢٠٦ - ٢٦١ هـ

(وهو ثاني كتابين، هما أصح الكتب المصنّفة)

«لو أن أهل الحديث يكتبون، مائتي سنة،
الحديث، فمدارهم على هذا المسند»
«صنفت هذا المسند الصحيح من ثلاثمائة ألف
حديث مسموعة»
«مسلم بن الحجاج»

الجُزءُ الثّاني

وقف على طبعه، وتحقيق نصوصه، وتصحيحه وترقيمه،
وعدّ كتبه وأبوابه وأحاديثه، وعلّق عليه ملخص
شرح الإمام النووي، مع زيادات عن أئمة اللغة

(خادم الكتاب والسنة)
محمد فؤاد عبد الباقي

توزيع
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

دار إحياء الكتب العربية
عيسى البابي الحلبي وشركاه

(٩٤) باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة

٥٠٥ - (١٣٩٤) حدثني عمرو الناقد وزهير بن حرب (واللفظ لعمرو) قالا: حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة، يبلغ به النبي ﷺ. قال «صلاة في مسجدي هذا، أفضل من ألف صلاة فيما سواه، إلا المسجد الحرام[1]».

***

٥٠٦ - (...) حدثني محمد بن رافع وعبد بن حميد (قال عبد: أخبرنا. وقال ابن رافع: حدثنا عبد الرزاق). أخبرنا معمر عن الزهري، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ «صلاة في مسجدي هذا، خير من ألف صلاة في غيره من المساجد، إلا المسجد الحرام».

***

٥٠٧ - (...) حدثني إسحق بن منصور. حدثنا عيسى بن المنذر الحمصي. حدثنا محمد بن حرب. حدثنا الزبيدي عن الزهري، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، وأبي عبد الله الأغر مولى الجهنيين (وكان من أصحاب أبي هريرة) أنهما سمعا أبا هريرة يقول: صلاة في مسجد رسول الله ﷺ أفضل من ألف صلاة فيما سواه من المساجد، إلا المسجد الحرام. فإن رسول الله ﷺ آخر الأنبياء. وإن مسجده آخر المساجد.

---

(١) (إلا المسجد الحرام) اختلف العلماء في المراد بهذا الاستثناء على حسب اختلافهم في مكة والمدينة أيهما أفضل. ومذهب الشافعي وجماهير العلماء أن مكة أفضل من المدينة، وأن مسجد مكة أفضل من مسجد المدينة. وعكسه مالك وطائفة. فعند الشافعي والجمهور معناه إلا المسجد الحرام، فإن الصلاة فيه أفضل من الصلاة في مسجدي. وعند مالك وموافقيه: إلا المسجد الحرام فإن الصلاة في مسجدي تفضله بدون الألف. قال القاضي عياض: أجمعوا على أن موضع قبره ﷺ أفضل بقاع الأرض. وإن مكة والمدينة أفضل بقاع الأرض. واختلفوا في أفضلهما، ما عدا موضع قبره ﷺ. فقال عمر وبعض الصحابة ومالك وأكثر المدنيين: المدينة أفضل. وقال أهل مكة والكوفة والشافعي، وابن وهب وابن حبيب المالكيان: مكة أفضل.

قلت: ومما احتج به أصحابنا لتفضيل مكة حديث عبد الله بن عدي بن الحمراء رضي الله عنه أنه سمع النبي ﷺ وهو واقف على راحلته بمكة يقول «والله إنك لخير أرض الله وأحب أرض الله إلى الله. ولولا أني أخرجت منك ما خرجت» رواه الترمذي والنسائي. وقال الترمذي: هو حديث حسن صحيح. وهو في سنن ابن ماجة رقم ٣١٠٨. قال الإمام النووي: واعلم أن هذه الفضيلة مختصة بنفس مسجده ﷺ، الذي كان في زمانه، دون ما زيد فيه بعده. فينبغي أن يحرص المصلي على ذلك ويتفطن لما ذكرته.

﴿لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿١٦٤﴾﴾ [٣/ آل عمران/ الآية ١٦٤].

صحيح مسلم

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج
القشيري النيسابوري
٢٠٦ - ٢٦١ هـ

لو أن أهل الحديث يكتبون مائتي سنة الحديث
فمدارهم على هذا المسند

صنفت هذا المسند الصحيح من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة
مسلم بن الحجاج

طبعة معتنى بها مرقمة
الأحاديث مع الفهارس

دار المغني

٥٠٦ ــ (٠٠٠) حدّثني مُحَمّدُ بْنُ رَافِعٍ و عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ (قَالَ عَبْدٌ: أَخبَرَنَا. وَقَالَ ابْـنُ رَافِعٍ: حَدّثَنَا عَبْدُ الرّزّاق). أَخبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزهْرِيّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيّبِ، عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: **«صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَـذَا، خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِـي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إلاّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامَ».**

٥٠٧ ــ (٠٠٠) حدّثني إسْحَـقُ بْنُ مَنْصُورٍ. حَدّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيّ. حَدّثَنَا مُحَمّدُ بْنُ حَرْبٍ. حَدّثَنَا الزّبَيْدِيّ عَنِ الزّهْرِيّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرّحْمَـنِ، و أَبِـي عَبْدِ اللّهِ الأَغَرّ مَوْلَى الْجُهَنِيّينَ (وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ) أَنّهُمَا سَمِعَا أَبَـا هُرَيْـرَةَ يَقُولُ: صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إلاّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. فَإِنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ آخِرُ الأَنْبِيَاءِ، وَإِنّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ».

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللّهِ: لَمْ نَشُكّ أَنّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّـهِ ﷺ. فَمَنَعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ. حَتّىَ إذَا تُوُفّيَ أَبُـو هُرَيْـرَةَ، تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ. وَتَلاَوَمْنَا أَنْ لاَ نَكُونَ كَلّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ رَفَعَهُ أَوْ سَمِعَهُ فِي ذَلِكَ حَتّـى يُسْنِدَهُ إلَى رَسُولِ اللّهِ ﷺ. إنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ. فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَىَ ذَلِكَ، جَالَسَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ إبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ. فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ. وَالّذِي فَرّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ. فَقَـالَ لَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ إبْرَاهِيمَ: أَشْهَدُ أَنّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّـهِ ﷺ **«فَـإِنّي آخِرُ الأَنْبِيَاءِ، وَإِنّ مَسْجِدَه آخِرُ الْمَسَاجِدِ».**

٥٠٨ ــ (٠٠٠) حدّثنا مُحَمّدُ بْنُ الْمُثَنّى وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ. جَمِيعاً عَنِ الثّقَفِيّ. قَالَ ابْـنُ الْمُثَنّى. حَدّثَنَا عَبْدُ الْوَهّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ: هَـلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصّلاَةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ؟ فَقَـالَ: لاَ. وَلَـكِنْ أَخبَرَنِي عَبْدُ اللّهِ بْنُ إبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَنّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدّثُ أَنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَـالَ: **«صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَـذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ (أَوْ كَأَلْفِ صَلاَةٍ) فِيمَا سِـوَاهُ مِـنَ الْمَسَاجِدِ، إلاّ أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».**

(٠٠٠) ــ وَحَدّثَنيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُبَيْدُ اللّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمّدُ بْنُ حَـاتِمٍ قَـالُوا: حَدّثَنَا يَحْيَىَ الْقَطَانُ عَنْ يَحْيَىَ بْنِ سَعِيدٍ بِهَـذَا الأَسْنَادِ.

صحيح مسلم

بشرح النووي

موافق للمعجم المفهرس لألفاظ الحديث

الجزء التاسع

مؤسسة قرطبة
طباعة . نشر . توزيع
ت : ٥٣٥٠٢٧

جلد 9

○ الطبـعة الثانيـة ○

١٤١٤ هـ - ١٩٩٤ م

٥٠٦ – (...) **حدّثني** مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ (قَالَ عَبْدٌ : أَخْبَرَنَا . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ) . أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : « صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا ، خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ » .

* * *

٥٠٧ – (...) **حدّثني** إِسْحَـٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ . حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ . حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَـٰنِ ، وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ (وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ) أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ . فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ . وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ .

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ : لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ . حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ ، تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ . وَتَلاَوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ . فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ ، جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ . فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ . وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ . فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ : أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : « فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ » .

* * *

٥٠٨ – (...) **حدّثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ . جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ . قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ : سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ : هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَ : لَا . وَلٰكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : « صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ (أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ) فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ » .

* * *

(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا : حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ .

* * *

٥٠٩ – (١٣٩٥) **وحدّثني** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى . قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ . قَالَ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : « صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا ، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ

تَرجُمانُ السُّنَّۃ

مجموعہ

عربی - اردو

جلد چہارم

دورِ حاضر کی ضرورتوں کے مطابق جدید عنوانات اور قدیم مباحث کے ہمراہ
احادیثِ طیبہ کا جامع و مستند عظیم الشان مجموعہ

تالیف
زبدۃ المحدثین حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی مہاجر مدنی قدس سرہٗ
استاذ الحدیث دار العلوم دیوبند و رفیق ندوۃ المصنفین دہلی

ادارہ اسلامیات
انارکلی ۔ لاہور ۲

إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ فَإِنَّكَ الْآنَ وَاللّٰهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ الْآنَ يَا عُمَرُ (رواه البخاري في الايمان والنذور)

الرَّسُولُ الْأَعْظَمُ وَمَسْجِدُهٗ آخِرُ الْمَسَاجِد

۱۶۵۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ۔ (رواه مسلم والنسائي ولفظه خاتم الانبياء وخاتم المساجد)

چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں، آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ عزیز نہ بن جاؤں، تم مؤمن نہیں ہو (آپ کے اس جملہ کے ساتھ حضرت عمرؓ کے دل کی کیفیت بدل گئی، چنانچہ انھوں نے کہا کہ بخدا اب آپ یقیناً اپنی جان سے بھی مجھے زیادہ عزیز ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اب اے عمرؓ تم سچے مؤمن ہو۔ اس حدیث کو بخاری نے کتاب الایمان والنذور میں نقل کیا ہے۔

مسجدِ نبویؐ کا مساجد انبیاء میں آخری ہونا

۱۶۵۲۔ عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظؓ کہتے ہیں، کہ اس کی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام انبیاء کرام کے آخر میں ہوں، اور میری مسجد بھی تمام مساجد انبیاء کے بعد ہے اور آخری ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے اور نسائی نے بھی، مگر اس میں "آخر الانبیاء" کی جگہ "خاتم الانبیاء" اور "آخر المساجد" کی جگہ "خاتم المساجد" کا لفظ آیا ہے

نہیں لائے۔ حضرت عمرؓ صحابہ کبار اور خلفائے راشدین میں ہیں، اس وقت ان کے دل میں جو کیفیت تھی بے کم و کاست انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھول کر رکھ دی آپ نے یہ سن کر یہ جامع جملہ اس انداز میں فرمایا کہ وہ بجلی کی سی تیزی سے حضرت عمرؓ کے رگ و ریشہ میں پیوست ہو گیا۔ در نگاہ نبوی نے سکنڈوں میں ان کی کائنات دل میں انقلاب بپا کر دیا، اور انھوں نے دفعۃً اپنے دل کی کیفیت بالکل بدلی ہوئی پائی۔ اور برملا اظہار کیا کہ یا رسول اللہ! اب آپ کی ذات مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اور اس طرح کہ اس میں ذرہ برابر شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے، اور یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تصرف بھی ایک معجزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محبت عقلی کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان (مجادلہ ع ۳)

۱۶۵۲- منشاء نبوی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، نبوت کا دروازہ آپ کے بعد بند ہو چکا ہے، مسجدیں جو کسی نبی کی طرف منسوب ہوتی ہیں ان میں مسجد نبوی آخری مسجد ہے اب نہ کوئی نبی آئے گا ورنہ اس کی طرف منسوب ہو کر کوئی مسجد تعمیر ہوگی چنانچہ دوسری حدیث میں صراحت ہے "مسجدی خاتم مساجد الانبیاء" یعنی میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔